ہندوستان بھر میں اہل سنّت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷ ۱۴ ۲۱ ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْن

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

عام اغراض اخبار

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً حمایت کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسا و حکام سے سالانہ چندہ للعہ

(۵) عام خریداران کو سالانہ للعہ ششماہی عہ

(۶) ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے یا وی پی کی اجازت۔

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجاویگی۔

(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہوں گے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔

(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہئیے۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ و راعین میگزین امرتسر ہونی چاہئیے

جلد (۷) مطبوعہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ نمبر ۴۱

نورِ ہدایت

(لسان العصر حضرت اکبر مرحوم الٰہ آبادی ؒ)

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نورِ ہدایت کیا کہنا
جبریل بھی ہیں شیدا جس کے یہ شانِ نبوۃ کیا کہنا
وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی وہ محفل دیں پُر نور ہوئی
یہ مہر ہوا سبحان اللہ یہ صبح سعادت کیا کہنا
جس دل میں ہو پر تو کرسی عرش اس دل کی بلندی قصّلِ علٰی
جس سینے میں قرآن اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا
تسبیح سے دنیا گونج اٹھی تکبیر کا غل تا عرش گیا
تاثیر ہدایت صلِّ علٰی یہ جوشِ عبادت کیا کہنا
نعرہ ہے مرا دلکش اللہ مضمون ترا پاکیزہ و تر
بلبل کے ترانے صلِّ علٰی پھولوں کی نفاست کیا کہنا

یارانِ طریقت کو مژدہ

اعلیٰ حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مولانا مولوی حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری مدظلہ العالی بخیریت علیپور شریف میں معہ صاحبزادگان عالی مراتب رونق افروز ہیں۔ (ایڈیٹر)

استدعا

ہے کہ علاقہ اعلیحضرت حضور نظام حیدر آباد دکن میں آجکل طاعون کا زور ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ جمیع مخلوق خدا حیدر آباد دکن عموماً اور ہمارے یارانِ طریقت کو خصوصاً اس بلا سے اللہ تبارک و تعالیٰ محفوظ رکھے آمین (ایڈیٹر)

قبول اسلام

بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۲۴ء مسمی جاجی پیر بخش لاہوری گجرات بدست حافظ سید ولایت شاہ صاحب مسمی مراج الدین ولد اوہا کش قوم ارورہ سکنہ بھٹی بنگر ضلع گوجرانوالہ مسلمان ہوا۔ اور اسکا اسلامی نام عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ (نامہ نگار)

قطعۂ تاریخ

مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ وفات پدر بزرگوار جناب ابن حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم و مغفور عالیجناب خواجہ محمد عبد العزیز صاحب تاجر شال امرتسری نے عنایت فرمایا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ درج اخبار کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

آہ چوں بیرال پے گلگشت باغ خلد رفت
عندلیب روح ابراہیم زیں دارِ فنا
خواجہ بہر سال فوتش زود گریاں از فلک
گفت ہاتف باغی سعد داخل دار البقا

حجاز پر نجدیوں کا تسلط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفقیہ امرتسر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ نے ۲۱ ستمبر ۱۹۲۵ء کے الفقیہ میں ایک نوٹ بعنوان "حجاز پر نجدی تسلط" لکھا تھا۔ اس میں آپ نے یہ دکھایا تھا کہ نجدیوں کا قبضہ حرمین شریفین پر بہ نسبت شریف حسین کے زیادہ ناموزوں ہے۔

اس پر ایڈیٹر اہلحدیث صاحب بہت بگڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا بگڑنا ضروری ہے کیونکہ آخر ان کے روحانی پیشوا بانی فرقہ وہابیہ کی ذریت اگر کامیاب ہوتی ہے تو اسکی خوشی ان کو ضرور حاصل ہے۔ تو ہر ایک آواز جو اس کے خلاف ہو انہیں ناگوار گذریگی۔

لیکن چند امور انہوں نے ایسے بھی لکھے ہیں جنہیں انہوں نے مسخرہ پن سے کام لیکر ایک ممتاز فرقہ کی تقلید کا حق ادا کیا ہے۔ جو نقال کے معزز لقب سے مشہور ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت پڑی کہ میں ایڈیٹر صاحب موصوف کی ہفوات واہیات کی تقلیع کے لئے قلم اٹھاؤں۔

ایڈیٹر صاحب کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) ایڈیٹر الفقیہ نے جو شریف حسین کی برائی ظاہر کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (یعنی ایڈیٹر الفقیہ) ملکی لیڈروں اور خلافت کے رہنماؤں سے ڈرتا اور کانپتا ہے۔

(۲) اگر نجدی ملعونوں نے روضہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ و روضہ صحابہ کو منہدم کر دیا تو یہ حدیث کے حکم سے کیا۔ اور فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی قبروں پر عمارت بنانا حرام ہے۔

(۳) اگرچہ نجدیوں کا قبضہ مکہ معظمہ پر ہوگیا۔ تو حنفی لوگ نماز کس طرف پڑھیں گے۔ بغداد موزوں تھا کیونکہ وہاں نجدیوں کے ہم مذہب حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز ہیں۔ اس لئے علی پور یا اجمیر شریف قبلہ بنانا چاہئے۔

پہلے نمبر میں جو خلاصہ ہم نے ظاہر کیا ہے وہ اگرچہ اہلحدیث کے مضمون میں متعمم نہیں لیکن چونکہ اس کا تعلق آپکی ذات سے ہے۔ اس لئے آپ جانیں اور وہ اگر آپ نے ملکی لیڈروں اور خلافت کے رہنماؤں سے ڈرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے لکھا ہے۔ تو آپ خود اس کا فیصلہ کریں۔

نمبر (۲)۔ چونکہ تمام اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھے حق ہے۔ کہ بحیثیت ایک خادم اہلسنت ہونے کے اس پر کچھ لکھوں۔

(نمبر ۲) جس خبر کی بنا پر آپ نے یہ لکھا ہوگا کہ نجدی شیاطین نے روضہ حضرت ابن عباس کو شہید کیا۔ اس خبر کا ایک جزو ہے۔ دوسرا جزو اس کا یہ ہے۔ کہ طائف میں ان شیاطین نے تمام لوگوں کو تہ تیغ کیا۔ مگر کیا ہوشیار اور چالاک بنتا ہے کہ ایک حصہ کو تو مطابق حدیث بتاتا ہے۔ مگر دوسرے حصہ کو غلط سمجھتا ہے جیسے حکایت تو ہوا نہ ہوا۔ جس طرح پہلے جزو کو مطابق حکم حدیث بتایا تھا۔ اسی طرح دوسرے جزو کے متعلق بھی کسی حدیث کا حکم لکھ دیا ہوتا۔ آخر احادیث میں سب کچھ ہے کوئی حدیث لکھدی ہوتی۔ جس سے نجدی گروہ کی سفاکی اور ظلم و ستم کا جواز نکلتا۔ افسوس حکایت بھی کی تو ادھوری اور لنگڑی کی۔

اسی خیال سے یہ ثابت ہوگیا کہ روضہ مطہرہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی حدیث کے حکم کے تحت شہید کیا جائیگا۔

ہندوستانی نجدیوں کی نگاہ میں سارے قرآن شریف میں سے صرف ایک لفظ شرک آتا ہے اور سارے احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف لفظ بدعت۔

اور کتب فقہیہ میں سے صرف وہ حکم انکو نظر آتا ہے جو کسی عالم کی رائے ہو اور وہابیوں کو پسند ہو۔ باقی تمام مضامین اور تمام روایات کے لئے انکی آنکھیں بے نور ہیں۔ اس لئے یہ بچارے معذور بھی ہیں۔

ایڈیٹر اہلحدیث کو لازم ہے کہ محض کسی ایک امتی یا کسی کی رائے پر بھروسہ نہ کرے۔ کتب کو اچھی طرح مطالعہ کرے۔ پھر اس کو معلوم ہوگا۔ کہ قبروں کا منہدم کرنا اور کنارہ قبروں پر بیٹھنا۔ چلنا۔ گھاس کاٹنا تکیہ لگا کر بیٹھنا سب کے سب ناجائز ہیں۔ کیونکہ اس میں صاحب قبر کی توہین ہے۔ کیا جس روایت پر آپ تکیہ کر بیٹھے ہیں۔ وہ اس روایت سے زیادہ معتبر ہے جس میں نفی اور نفی بیان کرکے وطی فی الدبر کا جواز ہے زیادہ سے زیادہ یہ روایت اسی روایت کی ہم رتبہ ہوگی کیا عمل کرنے کو تیار ہو؟

(نمبر ۳) یہ غلط ہے کہ محمد بن عبدالوہاب علیہ ما علیہ و اسکی ذریت حنبلی ہیں۔ ہمارے فقہائے کرام نے بھی ان کے دعوے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ان الفاظ میں ینتحلون انھم الحنابلۃ یعنے وہ اپنے آپکو حنبلی بیان کرتے ہیں منتحل ہیں۔ انتحال کے معنے ہیں جھوٹ موٹ کسی بات کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ رہا اب بھی نجدی شیاطین کا اپنے لئے لقب حنبلی بتانا یہ محض انکی بے ایمانی اور کذب بیانی ہے ہمارا خیال ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث انتحال کے معنی نہیں جانتا اور شاید اگر جانتا ہو تو یقین نہ کریگا۔ کیونکہ وہابی تو اپنی رائے کے خلاف خدا اور رسول کے قول کا اعتبار نہیں کرتے تو ہمارا یا فقہاء کا کیوں اعتبار کرنے لگے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم انہی کے ایک بڑے مقتدا میاں صدیق حسن بھوپالی سے کہلوائے دیتے ہیں۔ سنئے وہ کیا کہتا ہے۔

"امام احمد حنبل رضی اللہ تعالے کا ذکر خیر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ:۔

"ان کے مقلد اگرچہ حنابلہ کہلاتے ہیں۔ لیکن اصل میں بنیاد ان کے مذہب کی اتباع سنت پر ہے۔ جو لوگ خالص متبع ہیں وہ آپکو ہرگز حنبلی نہیں کہتے کہلاتے۔" (کشف الرصلا)

(۴) حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا حنبلی ہونا بمنزلہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے ایک مرتبہ استہزاء کے لئے اس مضمون میں حضرت پیر قدس سرہ کو حنبلی یعنے مقلد حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کا مان لیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ایک دفعہ وہ ساری قابلیت اس پر خرچ کر چکے ہیں۔ کہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کسی کے مقلد نہ تھے۔ اور ایسے قابل بزرگ مقلد نہیں ہو سکتے۔ باوجودیکہ بہت سمجھایا گیا۔ کہ غنیۃ الطالبین میں وہ خود اپنے حنبلی ہونے کا اقرار ان لفظوں کے فرماتے ہیں کہ:۔

قال الامام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ وامّاتنا علی مذھبہ اصلاً و فرعاً و حشرنا فی زمرتہ (غنیہ مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ...)	فرمایا امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی نے رحمت کرے اللہ تعالے ان پر اور مارے ہم کو ان کے مذہب پر اصول میں اور فروع اور (قیامت کے دن) اٹھائے ہم کو ان کے زمرہ میں ۔

مگر مثل مشہور ہے کہ ملا آں باشد کہ از رنگند اپنی
ضد پر اڑے رہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ پھر کبھی یہ بحث
چھڑے تو پھر ایڈیٹر صاحب یہی راگ الاپیں کہ حضرات
پیران پیر قدس سرہ العزیز معاذ اللہ غیر مقلد تھے۔ مگر
ان کو اپنا یہ مضمون یاد رکھنا چاہئیے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ
لوگ یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد"
کے صحیح مصداق یہی بزرگ ہیں۔

نجد کے وہابی اگر بوقت ضرورت جھوٹ موٹ اپنے
آپ کو مذہب حنبلی سے منسوب کرتے ہیں۔ تو ان کا یہ
فعال ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کے نجدی وہابی
اپنے آپکو اہلسنت کہدیا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صراحتاً غلط
اور جھوٹ ہے۔ تمام اہل سنت وجماعت کا اس پر اتفاق
ہے کہ اہل سنت محدود ہیں چاروں گروہوں میں حنفی۔
شافعی۔ مالکی اور حنبلی اور جو شخص ان چاروں سے علیحدہ
ہے وہ قطعی جہنمی اور بدعتی ہے۔

یہ امر کہ اگر مکہ معظمہ پر نجدی بے دینوں کا قبضہ ہو گیا
تو حنفی نماز کس طرف منہ کر کے پڑھیں گے۔ نجدی شیاطین
کا قبضہ مکہ معظمہ پر ہو گیا اور یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے مگر
ہمارا مذہب حکم دیتا ہے کہ مکہ معظمہ خواہ کسی کے قبضہ میں
ہو۔ نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف ہی منہ کرنا ہے کعبۃ اللہ
کے لئے کسی حاکم یا قابض کی شرط نہیں۔ اس لئے
ہم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس سے
ایک راز کا انکشاف ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ آجتک نجدی
وہابی ضرور نجد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہونگے۔
اور دل میں ضرور یہ نیت کرتے ہونگے۔ متوجہاً الی جہۃ النجد
منہ کیا طرف نجد شریف کے۔ کیونکہ المرء
یقیس علیٰ نفسہ ایک مسلّم قاعدہ ہے۔ ایڈیٹر اہلحدیث
نے مسلمانوں کو بھی اپنے اوپر قیاس کر لیا ہے۔ مگر
ہمارا آجتک شاید اس لئے نہ کھل سکا کہ خط طول
بلد کے اعتبار سے سمت کعبہ اور سمت نجد ایک ہی ہے
اب جو کہ نجدی شیاطین کا قبضہ کعبۃ اللہ پر ہے۔
لہذا امید ہے کہ ہندوستان کے وہابی بھی کعبۃ اللہ
کی طرف منہ کرنے کی نیت کریں گے۔ مگر اس موقع پر
ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔

کیا زمانے میں ہندوستان کے علماء نجدیہ وہابیہ
اگر سابقہ عادت کے مطابق ایڈیٹر صاحب اہلحدیث
سب بھی نیت یہی کریں۔ کہ متوجہاً الی جہۃ النجد کریگا
العلاقۃ لا تزدلا بالموت۔ تو کیا ایسی صورت میں انکی
نماز جائز ہوگی یا فاسد یا باطل۔ خصوصاً ایسی حالت میں
جبکہ کعبۃ اللہ ان کے مقتدا کی ذریت قابض ہے؟
بینوا و توجروا۔"

کسی زمین یا ملک کو کسی کے قبضے سے نکال لینا
اور کسی کے قبضہ میں دیدینا یہ خدائے ذو الجلال کا کام
ہے۔ تمام اسلامی سلطنتیں اس وقت اپنا نام باقی
چھوڑے ہوئے ہیں اور ان کے ممالک آج غیر مسلموں
کے قبضہ میں ہیں۔ کوئی نہیں جو بارگاہ الہی میں دم
مار سکے۔ لیکن ہر مسلمان کے دل میں اس کا رنج ضرور
ہوتا ہے۔ کہ ان کا ملک غیر کے قبضہ میں ہے۔

ترکوں سے خدا نے حرمین شریفین کی خدمت
کا کام چھین لیا جس کا رنج تمام دنیا کے مسلمانوں کو تھا۔
اس انقلاب کا باعث شریف حسین تھا۔ خدا نے
اس کو دشمنان اسلام کے ہاتھوں سے سزا دلادی۔
مگر ایک سچا مسلمان بشرطیکہ محض اس تعصب کہ
شریف حسین کی عداوت اس کو ہر ایک دشمن شریف
کے ساتھ محبت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ نجدیوں کی تعریف
پر مجبور نہ ہو۔ نجدیوں کے قبضہ کو استحسان کی نظر
سے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ۔۔

(۱) شریف حسین چند سال سے ترکوں کا مخالف اور عیسائیوں کا معاون تھا۔	(۱) مگر نجدی قریباً ایک صدی سے سلطنت اسلامیہ کے سخت مخالف اور دشمن تھے
(۲) شریف حسین چند سالوں سے برطانیہ کا وظیفہ خوار تھا	(۲) نجدی مدت دراز سے برطانیہ کے نمکخوار رہے اور پانچ ہزار پونڈ ماہوار (۷۵ ہزار روپیہ) اس غرض سے لیتے رہے کہ ترکوں کو زک پہنچانے کے اسباب پیدا کریں۔
(۳) شریف حسین نے برطانیہ کے پیشکردہ معاہدہ پر دستخط نہ کئے تو برطانیہ نے وظیفہ بند کر دیا۔	(۳) برطانیہ نے دیکھا کہ اب ترکوں کیلئے حرمین شریفین کا کوئی راستہ نہیں رہا تو نجدیوں کو نمک کھلانا ترک کر دیا۔
(۴) شریف حسین چند سال سے ترکوں کا باغی ہے۔	(۴) نجدی قریباً ایک صدی سے ترکی سلطنت اسلامیہ کے باغی ہیں۔

ان حالات کو دیکھکر ایڈیٹر اہلحدیث اپنے خاطر بیان
سے کہدے کہ شریف حسین زیادہ دشمن اسلام تھا یا نجدی
شیاطین زیادہ دشمن تھے۔

بلکہ ہر ایک ایماندار یہ ماننے پر مجبور ہے کہ سلطنت
اسلامیہ عثمانیہ سے بغاوت اور عداوت کے معاملہ میں
نجدی زیادہ مجرم ہیں۔ اور اب شریف نے جو کچھ کیا
تھا۔ وہ صرف اپنے نفس کے واسطے۔ مگر نجدی جو کچھ
کرنے کے عادی ہیں وہ سچے مسلمانوں کے دلوں میں
زخم پیدا کریں گے اور خون کے آنسو رلائیں گے۔

ہمیں اس بات کا بھی بے حد رنج تھا کہ شریف
حسین نے حاجیوں کی تباہی اور ہزاروں حاجیوں کے
خون کا سامان پیدا کیا۔ مگر اب جو حاجی مدینہ طیبہ سے
واپس ہو کر آتے ہیں۔ ان کے بیان سے ظاہر ہوتا
ہے کہ اونٹ کرایہ پر دینے والے بدوؤں کو بھی نجدیوں
کے جاسوسوں نے اکسایا کہ حاجیوں کو راستہ میں
چھوڑ دو۔ تاکہ حاجی بے آب و دانہ مریں اور دنیا چونکہ
شریف حسین کی مخالف ہے۔ الزام اس کے سر تھپ
جائیگا۔ اسپر بھی جو حاجی اس تکلیف سے واپس
آئے انکو کرایہ وصول شدہ واپس دیدیا گیا۔ چنانچہ
مولانا مولوی حکیم احمد علی صاحب قصوری اس بات کا
اقرار کرتے ہیں کہ کرایہ بھی واپس ملا۔ اور شریف
نے دلجوئی اور خاطر مدارات بھی کی۔

ممکن ہے کہ ایسی اصلیت کو ہندوستان کے
سیاسی اخبارات محض شریف کی عداوت کے سبب
دبا دیں۔ اور شائع نہ ہونے دیں۔ لیکن اصلیت آخر
ظاہر ہو کے رہیگی۔

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کو گھبرانے کی ضرورت
نہیں اگر مکہ معظمہ پر نجدی بے دینوں کا قبضہ ہو گیا
تو ہونے دو۔ ورنہ ارض شام جس کی نسبت زبور میں
وعدہ ہے کہ وہ صالحین کی وراثت میں ہے۔ اور
زبور کا حوالہ قرآن شریف میں پیش کر کے مالک الملک
فرماتا ہے:۔

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون	اور ہم نے البتہ لکھدیا زبور میں توراۃ کے بعد کہ تحقیق زمین شام میرے نیک

بندوں کی میراث ہوگی؟

عیسائی اور یہودی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں

کر سکتے۔ کیونکہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔
"جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے
اے یروشلم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس
اوڑھ لے۔ کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا
ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا"
(یسعیاہ باب ۵۲۔ آیت ۱)

اسی یسعیاہ نبی کی کتاب میں الہامی پیشگوئیوں سے پہلے خدا کا وعدہ ان الفاظ میں ہے:۔
"رب الافواج قسم کھا کے فرماتا ہے۔ کہ
یقیناً جیسا میں نے چاہا ہے ایسا ہی ہو جائیگا
اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ایسا ہی واقع
ہوگا" (یسعیاہ باب ۱۴۔ آیت ۲۴)

باوجود ان وعدوں کے آج ہم دیکھتے ہیں کہ یروشلم مقدس شہر (بیت المقدس) نامختونوں کے قبضہ میں ہے۔ عیسائی لوگ اگر ایڈیٹر اہل حدیث کی طرح اگر کوئی تاویل کرنا چاہتے ہیں۔ تو نہیں کر سکتے۔

ایڈیٹر اہل حدیث نے میرے پرچہ میں بدوران مناظرہ آیت قرآنی کا مطلب یہ بتایا تھا۔ کہ ارض سے مراد جنت کی زمین ہے۔ اور صالح سے مراد جنگی قابلیت رکھنے والا ہے۔ تو معنے آیت شریفہ کا یہ ہوا کہ جنت کے وارث جنگی قابلیت رکھنے والے ہیں۔ اگرچہ اس تاویل سے ہندوستان بھر کے سارے وہابی جہنمی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں جنگی قابلیت نہیں تو وہ جنت کے وارث کیونکر ہوں گے۔ لیکن عیسائی کوئی تاویل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں مخاطب شہر یروشلم ہے یہاں جنت کی زمین نہیں بن سکتی۔ اگر صرف ناپاک لوگوں کی مخالفت ہوتی۔ تو البتہ عیسائی کہہ سکتے تھے کہ تم ناپاک ہو۔ جو نکالے گئے۔ ہم چونکہ قابض ہو گئے ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہم ہی پاک ہیں۔ مگر یہ تاویل لفظ نامختون بننے نہیں دیتا۔ علاوہ بریں اگر ہم ناپاک تھے تو تیرہ صدیاں کامل ہم اس کے وارث کیوں رہے؟

ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے کہ یہ قبضہ یروشلم وغیرہ کا صرف جماعت اسلامیہ کو بیدار کرنے کے واسطے ہے۔ غیر صالح لوگ ہمیشہ اس پر قابض نہیں رہ سکتے۔ اور خدا نے چاہا۔ تو سلطنت ترکیہ پھر ان ممالک پر قابض ہوگی اور نجدی باغیوں کو بھی کا وعدہ یاد کرا دیگی بإنشاء اللہ تعالیٰ

بالآخر ہم ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو یہ شعر سنا کر رخصت ہوتے ہیں ؎

من آنچہ شرط بلاغست باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

وما علینا الا البلاغ۔

(راقم خاکسار غلام احمد اخگر عفی عنہ امرتسری)

الفقیہ: میرا خیال تھا کہ اہلحدیث کی بیہودہ تحریک کے جواب پر قلم نہ اٹھایا جائے۔ لیکن چونکہ مکرمی مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر شیر اسلام امرتسری نے اس کے جواب پر قلم اٹھایا ہے۔ اور مجھ پر جو الزام ملکی لیڈروں اور رہنمایان خلافت سے ڈرنے اور کانپنے کا لگایا تھا۔ اس کو میرے متعلق رکھا۔ اسلئے میں بھی جواباً کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

مولانا ایڈیٹر صاحب اہلحدیث یاد رکھیں کہ میں خدا کے فضل و کرم سے سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ میرے نزدیک ڈر کر یا کانپ کر اپنے ضمیر کے خلاف آواز بلند کرنا یا اپنی شہرت اور لیڈری یا مالی فوائد کے لئے مداہنت کرنا اول درجہ کی بے ایمانی ہے۔ میں اس کے مرتکب کو بے ایمان اور منافق سمجھتا ہوں۔

میرے اخبار کا فائل اس کی شہادت میں کافی ہے۔ کہ میں نے ملکی لیڈروں اور رہنمایان خلافت کے طرز عمل کی جو میرے ضمیر کے خلاف ہو کبھی پرواہ نہ کی۔ اور ایسے مضامین میرے اخبار میں نکل چکے ہیں جو ان بزرگوں کے خلاف تھے۔ اور اکثر لوگ جو تحریکات جدیدہ سے متاثر ہو چکے تھے میرے مخالف ہو گئے۔ اور اخبار کی خریداری ترک کر دی۔ مگر میں نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کیلئے مداہنت کرتا۔

اگر ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو ایسے لوگوں کا پتہ لگانا منظور ہے جو محض شہرت حاصل کرنے اور لیڈر بننے اور ہر دلعزیز بننے کے لئے مداہنت کے عادی ہیں تو ہم ان کو بتا دیتے ہیں کہ ایسے لوگ وہ ہوتے ہیں جو ترک موالات میں ترک موالات۔ اسیر گورنمنٹ کے حقیقی وفادار۔ دہلی میں اپنی صدارت سے سول نافرمانی کا رزولیوشن پاس کرتے ہیں اور اپنے شہر میں آ کر یہ عذر کر دیتے ہیں کہ میں ضعیف اور کمزور ہوں۔ جیل خانہ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں سول نافرمانی کی قرارداد پر دستخط نہیں کر سکتا۔ نہ عامل ہو سکتا ہوں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ آپکا صاحبزادہ ماشاءاللہ جوان اور قوی ہے اسکو شامل ہونے دیجئے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ میرا بیٹا اپنی والدہ کو بہت پیارا ہے۔ اسلئے وہ کسی تحریک میں عملی طور پر شامل نہیں ہوتا۔ گو اس کا اور میرا ذاتی خیال بھی ہے کہ تحریک صحیح ہے۔ گویا اس کے معنے یہ ہوئے کہ مولانا محمد علی مولانا شوکت علی اپنی والدہ کو اتنے پیارے نہیں جتنے کہ ان کے صاحبزادہ صاحب اپنی والدہ کو پیارے ہیں۔

ایسے لوگ وہ حضرات ہیں جو زمانہ تحریک خلافت جلسوں کے پریزیڈنٹ بننے کے خلافت کے اسٹیج پر ایک اچھے اور قابل ایکٹر کی طرح روحانی صورت بنا کر رونے کے لہجے میں یہ کہا کرتے تھے۔

دوستو! جب خلافت ہی نہیں تو صدارت کس غرض کو۔ اعلیٰ درجہ کی قابلیت سے پارٹ کرتے تھے مگر جب ترکوں نے اپنی سلطنت کو خلافت کے بوجھ سے سبکدوش کر کے خاندان عثمانیہ کو جلاوطن کر دیا تو یہی بزرگ یہ کہنے لگے۔ کہ خلافت کوئی چیز ہی نہیں۔ مولانا! ایسے بزرگوں کا پتہ لگا کر آپ انہیں ڈرنے اور کانپنے کا الزام دیا کریں۔ مجھ غریب پر ناحق نزلہ نہ گرائیں۔ فقط۔

تصحیح الاغلاط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفقیہ زاد مجدکم السلام علیکم۔
میرے مضمون "منشور مرزائیوں کا بدترین دشمن و بہترین دوست" مندرجہ اخبار الفقیہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یوں تو کاتب عموماً غلطیاں کیا ہی کرتے ہیں مگر اس مضمون میں ایسی بعض غلطیاں ہیں جن سے مطلب ہی خبط ہوگیا۔ اس لئے براہ کرم یہ صحت نامہ درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں تاکہ فائل رکھنے والے حضرات درست کر لیں۔ اور آئندہ براہ عنایت خاص اہتمام

...لیا کریں۔

کالم	سطر	غلط	صحیح
۳	۲۲	لطیف کی بات	لطف کی بات
۰	۲۵	تعباد تھم	بعباد تھم
۱	۱۹	تفسیر الرحمٰن	تفسیر تیسیر الرحمٰن
۲	۸	ثم انعدوا عدوا	ثم اندادوا
۳	۱۹	قرآن شریف میں بعض جائم	قرآن شریف کی بعض آیات میں بعض جرائم
۰	۲۳	فاجلاو	فاجلدوا
۰	۲۵	مائۃ	مائۃ
۰	۲۹	ولا تقربوا الزنا	ولا تقربوا الزنیٰ
۱	۲۷	کے	کرکے
۲	۹	محمدؐ	اے محمدؐ
۳	۱	خ	خود
۱	۹	بحث	بحث نہیں
۲	۲	صحیح	درج
۳	۲۵	کامل قرآن	کامل ہی
۳	۲۷	دودا	دوسرا

تصحیح حضرت والد ماجد مرحوم مغفور کی وفات کے بعد چند ایام مجھے آنا ہوا تو نہ ملا مقابلہ کر لیا جاتا۔ یہ مضمون بلا مقابلہ درج اخبار ہو گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔

مرزائی لغویات

(۱) شاتان تذبحان
(۲) تین بکرے ذبح کئے جائینگے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب یوں ہی اوٹ پٹانگ الہام گھڑ لیا کرتے تھے اور جس کو مناسب سمجھتے تھے کسی الہام کو چسپاں کر دیتے تھے۔

شاید یہ خیال صحیح ہو مگر ہم اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور چالاک تھے۔ وہ ایک منصوبہ اپنے دل میں باندھتے تھے۔ خواہ اس کا اظہار برسوں کے بعد ہونیوالا ہو فوراً اس منصوبے کے مطابق الہام گھڑ لیتے تھے۔ مثلاً انہوں نے دعوئی نبوت کا منصوبہ باندھا۔ اور اس وقت باندھا جبکہ براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ تو اکثر ایسے الہام گھڑ کر اس میں درج کر دیئے۔ جو دعویٰ نبوت کا بنیادی پتھر بن گئے۔ اگر موت نے مہلت نہ دی۔ تو وہ بعض ایسے الہامات جن کا مطلب وہ اپنے بیان کے مطابق (جھوٹ موٹ) سمجھ نہ سکے مفروضہ کسی تمہ پر چسپاں کر دیتے جس کا منصوبہ انہوں نے الہام گھڑنے سے پیشتر قائم کر لیا تھا۔ مثلاً الہام ربنا عاج (ہمارا خدا ہاتھی دانت کا ہے)

تو وہ یقیناً بجائے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اپنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ تجویز کر لیتے۔ اس کی بنیاد وہ رکھ چکے تھے مگر برا ہو موت کا جس نے ان کو اتنی مہلت نہ دی جس سے ان کی امت کو جرأت باقی رہ گئی۔ کہ زبردستی اپنے آپکو مسلمان جتاتے رہیں۔

ہم نے جن دو الہاموں کو ابتدائے مضمون میں نقل کیا ہے۔ اس مضمون میں ان کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی۔

پہلا الہام "شاتان تذبحان" مرزا صاحب کا پرانا اور ابتدائی گھڑے ہوئے الہاموں سے ہے اس الہام کے معنے ہیں "دو بکریاں ذبح کیجائینگی"۔ اور دوسرا الہام یعنی "تین بکرے ذبح کئے جائینگے" جنوری ۱۹۰۷ء کا گھڑا ہوا ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صفحہ ۔۔)

پہلے الہام کے منصوبہ میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا منتر چلا پڑ گیا۔ کیونکہ پہلے انہوں نے یہ کہا کہ احمد بیگ اور داماد احمد بیگ کے متعلق یہ الہام ہے۔ وہ دونوں مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مر جائیں گے۔ مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ پر رعب ڈالنے میں بڑی جلدی کی۔ اس خیال سے کہ خائف ہو کر وہ خود ہی محمدی بیگم کو طلاق دیدیوے تو کام بن جائے گا مگر عقلمند نے یہ نہ سوچا کہ اگر ایسا ہوا تو الہام جھوٹا ہو جائیگا اور دوسری بکری (داماد احمد بیگ) ذبح ہونے سے بچ جائیگی۔

مگر جب مدت گذر گئی۔ داماد احمد بیگ فوت نہ ہوا تو ان کو فکر لاحق ہو گیا۔ کہ اب مخالفین کے سامنے کیا منہ لیکر آؤنگا۔

اس کے بعد کابل میں عبد اللطیف نامی اور اسکا ساتھی بجرم ارتداد و مرزائیت قتل ہوئے تو اس الہام کے بخت جاگے۔ اور جھٹ کہدیا کہ اس الہام میں انہیں دو بکروں کے ذبح ہونے کی خبر دیگئی تھی۔

اب جو اعتراض ہوا کہ بکریاں تو دو ہی ذبح ہوئی تھیں تو اب مرزائیوں کو کیا حق ہے کہ نعمت اللہ مرزائی کو دوسری بکری بنایا جائے۔ یہ اعتراض اس لئے پیدا ہوا کہ ایک مرزائی نے اخبار الفضل میں ایک نظم چھپائی۔ جس میں کا ایک شعر یہ ہے کہ

شعر

وحی حق در بارۂ شاتان گفتہ تذبحان
ثانی عبد اللطیف دگر سفتہ دیگری

یہ کہنا کہ عبد اللطیف پہلی بکری تھی اور نعمت اللہ دوسری بکری مراد تھا مرزا صاحب کو جھٹلانا ہے۔ جبکہ وہ خود دونوں بکریوں کا پہلے کام تمام کر چکے ہیں۔ اس پر میاں اکمل آف گولیکے نے بڑی بہادری دکھائی۔ اور دوسرے الہام کا اخبار بدر سے حوالہ دیدیا۔ کہ "تین بکرے ذبح کئے جائینگے"۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ تو بدرجہ اتم مرزا صاحب کی تکذیب ہے۔ بوجوہ ذیل:-

(۱) دونوں الہام اپنی نوعیت کے لحاظ سے دو مختلف حیثیتیں رکھتے ہیں۔ شاتان تذبحان میں دو بکریاں (مؤنث) ہیں۔ اور تین بکرے (مذکر) ہیں۔ یہ اختلاف ثابت کرتا ہے کہ ذبح ہونیوالوں میں پہلا الہام دو عورتوں کو قرار دیتا ہے اور دوسرا تین مردوں کو۔

(۲) اگر تین بکروں سے تین مرد "عبد اللطیف، عبد الرحمٰن اور نعمت اللہ" مراد لئے جائیں۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے صرف ایک دفعہ ہی اس کے مفہوم کے حاصل کرنے میں غلطی نہیں کی۔ کہ احمد بیگ و داماد احمد بیگ پر یہ الہام چسپاں کیا۔ بلکہ دوسری دفعہ پھر اسی غلطی کے مرتکب ہوئے

کہ ان سے مراد عبداللطیف و عبدالرحمٰن ہی۔

(۳) جنوری ۱۹۰۷ء سے پہلے عبداللطیف و عبدالرحمٰن قتل ہو چکے تھے۔ اور اس وقت یہ کہنا کہ تین بکرے ذبح کئے جائیں گے پہلے دو بکروں کو شامل نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ اس کا اقتضا یہ ہے کہ لعنت اللہ ابھی پہلا بکرا ہے۔ جو ابھی تک سنگسار ہو گیا۔

(۴) ذبح کرنے کے صحیح معنے یہ ہیں کہ گلا کاٹا جائے۔ لفظ ذبح اسی پر بولا جاتا ہے جس کی گردن کاٹی جائے اور جو کسی دوسری صورت سے مارا جائے اسے ذبح نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں الہاموں کو تینوں مرزائی مرتدوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ پہلے توپ سے اڑائے گئے اور تیسرا سنگسار کیا گیا۔

• ہمارے خیال میں مرزا صاحب نے بھی الہام کے مفہوم کے بیان کرنے میں دو دفعہ غلطی کی۔ اور اب مرزائی جماعت بھی سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ ان کو مرزا صاحب کی طرح جلدی نہیں کرنی چاہئے تھی بلکہ اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے تھا جب تک کہ اور دو بکرے وہاں ذبح ہو جائیں۔

اخبار الفضل راوی ہے کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب پالیسی پر پہنچنے کے بعد کابل جائیں گے "بہتر تو یہ ہوتا کہ خود خلیفۃ المسیح مع ایک آدمی کے خواہ چوہدری صاحب ہی ہوں کابل جاتے۔ اور چونکہ چوہدری صاحب کا ارادہ ورود کابل کا محض اسی غرض سے کہ لعنت اللہ کی جاری کردہ سنت قربانی پر عامل ہوں۔ اگر ان کی مراد پوری ہو گئی تو تین بکرے ہو جائیں گے (مرزائیوں کو یہ موقع ملے گا کہ دیکھو مرزا صاحب کا الہام سچا ہو گیا۔ تین بکرے ذبح ہو گئے۔ مگر خوف ہے کہ اگر امیر کابل کو یہ معلوم ہو جائے کہ دو جدید بکرے اس غرض سے آئے ہیں کہ ایک مدعی نبوت کاذبہ کا الہام پورا ہو تو شاید دونوں جدید دو بکروں کو ذبح ہی نہ کریں۔ بلکہ دونوں کو بنگ بینی و دو گوش اپنے حلقہ سلطنت سے نکال دیں۔ تو پھر مرزائیوں کو مشکل پڑ جائیگی۔ کہ الہام کس طرح سے سچا ہو۔

کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ عبداللطیف اور عبدالرحمٰن کو مرزا صاحب نے اپنے گھڑے ہوئے الہام میں بکریاں کیوں بنایا جبکہ وہ بکرے تھے اور لعنت اللہ اور اس کے بعد جانے والے دو بکروں کو مذکر کیوں رکھا جبکہ وہ پہلے ہی مرد و نر دیکھے۔ مرزائی الہامات کے حقائق و معارف قرآن کریم کی خوبی معلوم ہوں گے۔ دیکھیں مرزائی دوست کیا وجہ بتاتے ہیں؟

(راقم خاکسار غلام احمد اخگر امرتسری)

ذرنجف کے نامہ نگار کی غلط بیانی

کا ازالہ!

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے ذرنجف میں حضرت قبلہ جامع العلوم مولانا مولوی سید محمد شاہ صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل سیالکوٹی کے متعلق کسی شیعہ متعصب نے لکھا ہے کہ "میاں محمد شاہ موضع باجڑہ ضلع سیالکوٹ میں لکھنوی اور کچھ توڑ دو سنا آئے"

الحمدللہ کہ شیعہ بیوی نے اپنی بے بضاعتی کے وقت بھی اپنے میاں سنی کو فراموش تو نہیں کیا۔ وہ بھی حجاب میں۔ مگر شیعہ بیوی کو خوش ہو جانا چاہئے کہ بقول شاعر ؎

حجاب نو عروساں بود در شوہر نمی ماند
یہ حجاب تا کجے۔

مولوی صاحب سنئے! نفس الامر میں قصہ یوں ہے کہ حضرت قبلہ مولانا مولوی فاضل نبیل ادیب کامل سید محمد شاہ صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل موضع باجڑہ ضلع سیالکوٹ میں باشندگان اہل اسلام تشریف لے گئے۔ اور حقائق مذہب شیعہ کا بوجہ احسن عقلی و نقلی دلائل سے انکشاف فرمایا۔ اور اپنی ہر بات کی تصدیق میں قرآن و حدیث نبوی پیش کی۔ چنانچہ شیعہ اصحاب میں سے ایک سرکردہ نے تقریر کے ختم ہونے کے بعد بلاکسی قسم کے تامل کے صاحب موصوف کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضرت شاہ صاحب نے جو کچھ قرآن اور حدیث کے دلائل بیان فرمائے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔ مگر کیا کیا جائے ہمارے علماء اس کے خلاف کہتے ہیں بنا بریں ہم مشکوک الایمان ہو گئے۔ بہتر ہے کہ ہم اپنے مناظرین کو دعوت دیں اور مناظرہ ہو۔ ممکن ہے کہ ہمارے مشکوک رفع ہو جاویں۔ اہم مراحل مستقیم اختیار کر لیں۔ چنانچہ شیعہ صاحبان نے تحریری چیلنج بھی دیدیا جس کا جواب باقاعدہ دیا گیا۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے ان کے مناظروں کی طلبی کے متعلق چند ایک تحریریں ارسال کی گئیں مگر کوئی صاحب بھی اپنی حقیقت مخرجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش نہ ہوئے اور نہ ہوں گے۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیکم فاتوا بمناظرکم ولا یخفی ان الاحناف لایخافون من المناظرۃ دلیوا بنذرا ءہم بل ناخلون و مبادرون حربۃ الدلائل العقلیۃ والنقلیۃ علی کل کل مباہلۃ وشارہ زمن کل مشارزۃ (نامہ نگار)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

حقیقی ساس کیساتھ نکاح کرنا باتفاق اہلسنۃ وجماعۃ حرام ہے جو اسکو جائز قرار دیتا ہے وہ کافر ہے

اگر وہابی نجدی مطابق استفتاء مسئلہ مذکورہ میں حقیقی ساس ثابت کر دیں تو بجائے یکصد روپیہ انعام کے دو صد روپیہ انعام حاصل کریں۔ ہم ان بیتاں کو جو بیشتر سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے کیونکہ حضور نے منتری کو خارج از امت قرار دیدیا ہے۔

نوٹ:- اگر غیر مقلد وہابیہ نجدیہ فرقہ اپنے پیشواؤں کی کتابوں سے اپنے آپکو مسلمان ہونا ثابت کر دیں۔ تو پچاس روپیہ انعام حاصل کریں۔ اور میدان میں آکر باشرائط و باضابطہ سرکاری تاریخ معین کرکے خادم شریعت کے ساتھ مناظرہ کر لیں۔

یہ چیلنج خاکسار چوہدری عزالدین صاحب وزیرآبادی اور امام خان سہروردی کر دیا گیا ہے اور عام طور پر تمام فرقہ نجدیہ وہابیہ منافقیہ شائع کئے گئے ہے۔

المشتہر

خادم شریعت محمد نظام الدین۔ محلہ کرم منڈی وزیرآباد

عمر مرزا غلام احمد قادیانی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

(ا) الہام الٰہی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۸ء انوار احمدیہ مشین پریس قادیان) کے حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ کی سطر ۶ تا ۹ میں لکھتے ہیں:۔

"اب میری عمر ستر (۷۰) برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم"

مطلب یہ کہ

"جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں" (صفحہ ۹۷ سطر ۱۶ و ۱۷)

(ب) عمر مرزا صاحب قادیانی

اب میں ذیل میں چند دلائل ایسے درج کرتا ہوں جن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۰ سال سے بھی کم ہوئی ہے۔

دلیل نمبر ۱۔ مرزا صاحب کے الفاظ کتاب البریۃ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ سطر ۱، اخبار البدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵ کالم ۳ و ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲۲۰، اخبار الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۱ اور کتاب حیاۃ النبی جلد اول کے صفحہ ۴۲ پر یوں درج ہیں:۔

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے"

مرزا صاحب کی ولادت ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی ہے (براہین احمدیہ کا دیباچہ صفحہ ۹ و ۱۰ اور اخبار الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱ کالم ۲)۔

پس اس حساب سے آپ کی عمر ۶۹ برس شمسی یعنی ۷۱ برس قمری ہوئی۔

دلیل نمبر ۲۔ مرزا صاحب کتاب "تحفہ گولڑویہ" مطبوعہ ۱۹۰۲ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں لکھتے ہیں:۔

(ا) "مدت ہوئی کہ ہزار ششم گذر گیا اور قریباً چالیس سال اس پر زیادہ جا رہا ہے اور اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے۔ اور صدی کے سر پر سے سترہ برس گذر گئے" (صفحہ ۱۵۵ کا حاشیہ)

(ب) "اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں۔ تو ۱۳۰۰ ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کا گویا کالعدم تھے" (صفحہ ۱۹۳)

نوٹ:۔ اس حساب سے مرزا صاحب کا سنہ پیدائش ۱۲۵۷ ہجری (یعنی ۱۳۱۷ - ۶۰) بنتا ہے اور کل عمر ۶۹ سال قمری بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۳۔ مرزا صاحب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۵۴ کے حاشیے پر لکھتے ہیں:۔

"اس حساب سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے"

مولوی فضل دین صاحب احمدی لکھتے ہیں کہ "ہزار ششم ۱۲۶۷ ہجری کو ختم ہوا" (الحکم مورخہ ۶ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۵ کالم ۲) اس حساب سے مرزا صاحب کا سن پیدائش ۱۲۵۶ھ یا ۱۲۵۷ھ بنتا ہے۔ (نیز دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۵۱) اور کل عمر ۶۶ یا ۶۷ سال قمری بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۴۔ مرزا صاحب کے الفاظ کتاب البریۃ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیے، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۲۰، اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵ اور اخبار الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۱ پر یوں ہیں:۔

"اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا"

نوٹ: ۱۸۵۷ء یعنی ایام غدر میں مرزا صاحب سولہ برس یا سترھویں برس میں تھے۔ پس کل عمر ۶۷ برس شمسی یعنی ۶۹ برس قمری بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۵۔ مرزا صاحب کے الفاظ کتاب البریۃ کے صفحہ ۱۵۹ کے حاشیے، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲۲۲، حیات النبی جلد اول صفحہ ۴۲، الحکم مورخہ ۲۱ و ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۵ کے کالم ۲ میں یوں ہے:۔

"میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا"

نوٹ:۔ حکیم غلام مرتضیٰ صاحب کی وفات ۱۸۷۶ء میں ہوئی تھی (نزول المسیح صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸)

اس وقت مرزا صاحب ۳۵ برس کے تھے پس کل عمر مرزا صاحب کی ۶۹ برس قمری ہوئی۔

دلیل نمبر ۶۔ حکیم نورالدین صاحب بھیروی احمدی اپنی کتاب "نورالدین" (مطبوعہ ۱۹۰۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) کے صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۲ میں مرزا صاحب کا ۱۸۳۹ء میں پیدا ہونا اور صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۹ میں ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کا ۶۹ برس کی عمر پانا لکھتے ہیں۔

(ج) مرزائی مولویوں کے مختلف اقوال

(ا) حکیم خدابخش صاحب مرزائی عسل مصفیٰ کے حصہ دوم کے صفحہ ۵۲۲ پر لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب ۱۸۹۲ء میں ۵۰ برس عمر رکھتے تھے" اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر ۶۵ یا ۶۶ برس بنتی ہے۔

(۲) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۱ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۵۲ پر لکھا ہے کہ "مرزا صاحب ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس حساب سے ان کی عمر ۶۵ سال بنتی ہے"

(۳) حکیم نورالدین صاحب بھیروی کتاب "نورالدین" کے صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۹ میں مرزا صاحب کی عمر کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس ہونا لکھتے ہیں۔

(۴) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان کی جلد ۳ نمبر ۶ و ۷ بابت ماہ جون و جولائی کے صفحہ ۲۴۰ پر لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ سال کی ہوئی ہے۔

(۵) مولوی جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۲۳ پر مرزا صاحب کی عمر ۷۶ سال لکھتے ہیں۔

(۶) قاضی عبداللہ صاحب احمدی مشنری لکھتے ہیں کہ مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) نے ۷۸ سال عمر پائی ہے۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء

سنہ ۱۹۰۵ء یعنی ۱۳۲۳ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۷۰ برس کی تھی۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷۔ پیغام ۱۱ مئی صفحہ ۳۵ ...)

صفحہ ۱۴۴ (۴۴۳)

(۳) رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی جلد ۱۴ نمبر ۹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۳۵۵ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۳ سال ہوئی ہے۔

عاجز حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر

اظہارِ ناراضگی

اخبار زمیندار لاہور حضرت مخدوم العصر فاضل اجل عالم اکمل مولانا مولوی مفتی حاجی صوفی سید محمد دیدار علی شاہ صاحب قبلہ محدث الوری دامت برکاتہم کی شان اقدس میں نہایت گستاخانہ مضامین تحریر کرتا ہے جس سے اہل اسلام کے دلوں کو سخت صدمہ ہو رہا ہے۔ مسلمانان ہندوستان حضرت علامہ الوری شاہ صاحب مدظلہم العالی کے علم و ورع پر اعتماد کلی رکھتے ہیں۔ اور ہمیں ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ حضرت قبلہ مولانا صاحب ممدوح فرائض مفتی ادا فرمانے میں رعایت نہیں فرماتے اور یہی عالم دین کا منصب ہے۔ اگر زمیندار کسی حکم شرع کے تحت میں آتا ہے تو اسے فوراً اپنی اصلاح کرلینی چاہیے۔ حضرت مولانا کی شان میں گستاخیاں کرکے کیوں مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہے۔ اگر زمیندار اخبار نے اپنا یہ طرز نہ چھوڑا تو مجبوراً مسلمانان ہند کو اس کا مقاطعہ کرنا چاہیے۔ ہمارے عقیدہ میں اخبار زمیندار کی یہ حرکت شعائر اسلام کو سخت صدمہ پہنچاتی ہے۔

(عنایت محمد خان غوری قادری رضوی غفرلہ جائنٹ سیکرٹری انجمن حنفیہ ضلع فیروز پور۔ جنرل سیکرٹری انجمن معین الاسلام چھاؤنی فیروز پور)

فیروز پور چھاؤنی میں

جشن عید میلاد

خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم

حسب معمول امسال بھی فیروز پور چھاؤنی میں زیر اہتمام جناب خان محمد رضا خان صاحب صدر انجمن معین الاسلام و صاحبزادگان فدائے ملت خانصاحب منشی نذر محمد خان صاحب غوری قدس سرہ العزیز جشن عید میلاد نہایت تزک و اہتمام سے منایا گیا۔ چھاؤنی پلٹن۔ رسالہ شہر و مضافات کے ذی اثر اور ممتاز معززین نے شریک جشن ہو کر رونق کو دوبالا کیا۔ حضرات حفاظ نے متعدد قرآن کریم ختم کئے جنکا ثواب حضور حضرت آقائے دو عالم سرور کائنات علم تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کو پہنچایا گیا۔ بعدہ چند نعت خوانوں نے اپنی سریلی آواز سے حاضرین کو مسرور کیا۔ حضرت مولانا مولوی حسین محمد صاحب مدظلہم العالی نے اپنی تقریر دلپذیر سے حضار مجلس کو مستفید فرمایا۔ مجلس میلاد کا اختتام قریباً ۱۲ بجے درود و سلام کے ساتھ ہوا۔ اور بعدہ فیروز پور کے مشہور بزرگ قوم فدائے ملت خانصاحب خان نذر محمد خان غوری مرحوم و مغفور کے لئے دعائے مغفرت مانگی گئی۔ قبلہ خانصاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۰ محرم ۱۳۵۲ھ کو ہوا۔ بعد ختم تمام حاضرین کو پُر تکلف کھانا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس خلوص کو اور زیادہ ترقی عطا کرے۔ آمین۔

مسلم سکاؤٹ فیروز پور چھاؤنی کی شرکت جشن نے خوب رونق کی۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان اسلامی نوجوانوں اور رضاکاروں کو مزید خدمت اسلامی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(راقم۔ عنایت محمد خان قادری رضوی غفرلہ جنرل سیکرٹری انجمن معین الاسلام فیروز پور چھاؤنی)

عیدگاہ شہر فیروز پور میں انجمن حنفیہ ضلع فیروز پور کے اہتمام اور اس کے قابل صدر جناب خان محمد نواز خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء فیروز پور کی حسن انتظام سے جشن عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت شان و شوکت کیساتھ منایا گیا اگرچہ بوجہ سیلاب و طغیانی آب حضرات علمائے کرام ہندوستان سے تشریف نہ لاسکے۔ تاہم کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام ہوا۔ دو بجے کے قریب چھاؤنی فیروز پور سے عالیجناب خان عنایت محمد خان صاحب غوری رضوی جنرل سیکرٹری انجمن معین الاسلام و جائنٹ سیکرٹری انجمن حنفیہ ضلع فیروز پور کی نگرانی میں "مسلم سکاؤٹ" کے اراکین اور رضاکار جو کہ قریباً ایک سو کے قریب تھے۔ جلسہ گاہ میں آئے۔ تمام شہر میں گشت لگاتے اور نعرہ ہائے تکبیر اور درود پڑھ کر بجاتے آئے۔ انجمن حنفیہ ضلع فیروز پور نے مسلم سکاؤٹ کی آمد پر اس کے تمام اراکین و رضاکاروں کی ٹھنڈے شربت سے تواضع کی۔ اور قبل نماز عصر شہر کے سینکڑوں مسلمان اپنے بزرگ قوم خان محمد نواز خان صاحب صدر انجمن مذکور کی معیت میں مسلم سکاؤٹ کو شہر کے باہر تک چھوڑنے گئے۔ جہاں کہ صاحب صدر انجمن کی سلامی اتاری گئی اور مسلم سکاؤٹ بصورت جلوس کی صورت میں غوری منزل میں گئے۔ جہاں پر ان کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

(الراقم دبیر انجمن حنفیہ ضلع فیروز پور)

فتاوے

(۱) تمباکو کھانا پینا حلال ہے یا حرام ہے اور اس کا بیچنا کیسا ہے؟

(۲) وتروں کی جماعت میں حنفی المذہب شافعی المذہب کی اقتداء کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اس ملک کی مساجد میں ڈھائی گز لمبے اور ڈیڑھ گز چوڑے اور ایک گز گہرے حوض ہوتے ہیں سب لوگ اسی میں وضو کرتے ہیں۔ آیا حنفی المذہب کا اس سے وضو ہوگا یا نہیں جبکہ اس کے سوا حوض نہیں؟

(۴) زید نے چٹائی نہ ہونے کے باعث زمین پر نماز پڑھی۔ اور سجدہ کی جگہ ایک چھوٹا رومال ڈال لیا۔ بعد نماز ایک صاحب نے کہا کہ آپ کو پیروں کے نیچے رومال ڈالنا چاہیے تھا۔ زید نے جواب دیا کہ مذہب حنفی میں سجدہ کی جگہ ہونا چاہیے۔ آیا زید صحیح کہتا ہے یا وہ دیگر شخص؟

(۵) قبروں کو پختہ بنانا کیسا ہے؟

(۶) عورت کو غیر مردوں کا جھوٹا کھانا کیسا ہے؟

(۷) رمضان شریف کے اخیر جمعہ کو قضائے عمری پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

(۸) اگر حنفی مذہب شافعی مذہب کے پیچھے نماز پڑھے اور آمین بالجہر کہے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

(۹) ایک شخص کا اصلی نام عبداللہ ہے جب وہ دوسرے
…میں گیا تو اپنا نام عمر ظاہر کر کے وہاں نکاح کیا جب
…شہر کو واپس آیا تو اصلی نام عبداللہ ظاہر کر کے نکاح کیا
…ت ہے یا نہیں؟

(۱۰) زید نے عیسائی عورت سے عیسائی طریقہ پر نکاح
…بعد نکاح عورت اپنے مذہب کی اور زید اپنے مذہب
…لام پر پابند رہا۔ اس طرح نکاح ہوا یا نہیں؟ اور
…اد کس مذہب میں شمار ہوگی؟ (۱۱) زید نے غیر ملک گیا
…ر اس ارادہ سے نکاح کیا۔ کہ جب یہاں سے جاؤنگا
…سے طلاق دے جاؤنگا۔ ایسا نکاح درست ہے یا
…ہیں؟

(۱۲) زید شکار کو گیا تھا۔ کہ جنگل میں ایک عورت
…سے ملاقات ہوئی، دو ایک دوسرے پر مائل ہوئے، اور
…نوں کو خواہش شادی ہوئی۔ شہر دور ہے جنگل میں
…ئی اور آدمی نہیں۔ غلبۂ شہوت ہے۔ ایسی صورت میں
…کریں؟

(۱۳) ایک مسلمان عورت نے ایک کافر کے ساتھ
…شادی کی زندگی بسر وہ عورت اپنے کو مسلمان سمجھتی رہی
…ور اس کے عزیز اس سے ملتے رہے جب وہ مری
…اس کا فر شوہر نے مسلمانوں کو بلا کر اس کو تجہیز و
…تکفین کرا کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ آیا
…عورت مسلمان تھی؟ اسے اہل اسلام کے طریقہ پر
…دفنا کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے تھا
…یا نہیں؟ اور ان مسلمانوں کیلئے کیا حکم ہے جنہوں نے
…اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور تجہیز و تکفین کی۔

(۱۴) غلام احمد قادیانی کی پیروی کرنے والے پر شرعاً
…کیا حکم ہے؟

(۱۵) زید مال تجارت لیجا کر دوسرے شہروں میں
…جاتا ہے اور ہر شہر میں بلا نیت اقامت دس پانچ
…روز رہتا ہے۔ نماز قصر کرے یا نہیں؟

(سوالات مرسلہ غلام رسول خادم الحداد بانگی جاوا)

الجواب

(۱) تمباکو کھانا پینا مباح ہے۔ مگر ترک اولی ہے۔ …
…کی حرمت پر کوئی دلیل قائم نہیں اور خرید فروخت بھی
اسکی صحیح ہے۔ کما فی الدر المختار و رد المحتار۔

(۲) حنفی کو شافعی کے پیچھے وتر پڑھنا صحیح ہے جبکہ امام سے کوئی مفسد نماز حنفی سرزد نہ ہو مگر حنفی قنوت میں میں سلام نہ پھیرے اور مطلق وتر کی نیت کرے۔ نہ وتر واجب کی۔

(۳) حنفی کو ایسے حوضوں سے جو دہ در دہ سے کم ہوں اور وضو کا مستعمل پانی ان میں گرتا ہو اور غیر مستعمل پانی کا اس پر غالب ہونا معلوم نہ ہو۔ وضو نہ کرنا چاہیے۔ ہاں اگر غیر مستعمل پانی کا مستعمل پانی پر غالب ہونا معلوم ہو یا مستعمل پانی ان میں نہ گرتا ہو تو ان سے وضو کرنے میں حرج نہیں۔

(۴) اگر زمین پاک ہو تو نہ سجدہ کی جگہ رومال ڈالنے کی ضرورت۔ نہ قدم کے نیچے کچھ بچھانے کی حاجت۔ ویسے ہی اس پر نماز جائز ہوگی۔ اور جو زمین نجس ہو تو قدم و سجدہ کی جگہ کپڑا وغیرہ پاک چیز ہونا ضروری ہے۔ بغیر پاک چیز بچھائے نماز ناجائز کہ طہارت مکان نماز کے لئے شرط ہے اور وہ کم از کم جائے سجدہ و قدم ہے۔

(۵) بلا ضرورت قبر کو پختہ کرانا منع ہے۔ اور بضرورت جائز ہے۔

(۶) عورت کو غیر مرد کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے۔

(۷) بعض کتب میں نماز قضاء عمری نظر سے گذری ہے مگر اس کی صحت میں کلام ہے۔

(۸) نماز ہو جائیگی۔ آمین کہنا اور آہستہ کہنا سنت ہے۔ نہ مفسد نماز۔ مگر حنفی کو آہستہ آمین کہنا چاہیے۔

(۹) نکاح درست ہے۔ نام بدلنے سے اس میں کوئی خرابی نہیں آئیگی۔

(۱۰) آجکل کے نصاریٰ سے نکاح ممنوع ہے۔ خصوصاً ان کے طریق پر، اور بر تقدیر صحت نکاح اولاد خیر الابوین کے تابع ہوگی یعنے مسلمان کے۔

(۱۱) درست ہے۔

(۱۲) ایسی صورت میں لاحول پڑھکر جدا ہو جانا چاہیے کہ اجنبیہ عورت سے خلوت میں ملاقات کرنا اس کے ساتھ بیٹھنا بات چیت کرنا حرام ہے چہ جائیکہ جبکہ شہوت کو پہونچے۔ اور بنظر شہوت ایک دوسرے کو دیکھے۔

(۱۳) مسلمان عورت کی کافر کے ساتھ شادی کیسی یوں کہنا چاہیے کہ عمر بھر زنا کرایا۔ مگر چونکہ زنا کرنے کرانے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا ہے۔ لہذا اگر وہ عورت واقعی مسلمان تھی۔ تو اسے اسلام کے طریقہ پر تجہیز و تکفین کر کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے۔

(۱۴) قادیانی اور اس کے تمام چیلے پیرو یقیناً کافر ہیں۔ ان کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

(۱۵) دس پانچ روز کسی شہر میں رہنے سے نماز قصر کرنے کا حکم ہوگا۔ تا وقتیکہ کسی شہر میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔ اور وہ شہر اس کے اصلی شہر سے مسافت قصر پر ہو۔

مسئلہ خریدار الفقیہ نمبر (۱۶۸۵)

ایک امام مسجد کے گھر میں بے نکاحی عورت ہے۔ اس کا شوہر موجود ہے۔ امام صاحب کے اس عورت سے چار لڑکے دو لڑکیاں ہیں۔ کیا امام مذکور اور اس کی اولاد کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب۔ امام مذکور فاسق فاجر ہے۔ اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور ان کی اولاد ولد الزنا حرام ہے۔ اور ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہہ ہوتی ہے۔ جو مسلمانوں کو ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ہے امام نہ بنانا چاہیے۔ اور جبتک وہ اس عورت کو اپنے پاس سے علیحدہ نہ کرے اور توبہ نہ کرے۔ ان سے میل جول ترک کرنا چاہئے۔

مسئلہ احمد بخش بڑا بازار کلکتہ

ہمارے محلہ کی مسجد کے قریب ایک شخص فاروقی سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد اپنے مریدوں کو گھنٹہ بجا کر نماز کے لئے بلاتا ہے اور اس گھنٹہ گھر میں نماز پڑھتا ہے۔ جب لوگ منع کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ کیا ہم سنت رسول اللہ کو چھوڑ دیں اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب۔ شخص مذکور مفتری و کذاب ہے کہ نہ کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے واسطے جمع کرنے کے لئے گھنٹہ بجوایا اور نہ کسی صحابی نے بجایا۔ اس کا یہ فعل بدعت اور جماعت کیہ چھوڑ کر گھر میں جماعت کرنا تفریق و تقلیل و مخالفت جماعت اور گناہ کا باعث ہے۔

مسئلہ عبد الغفور از جھبول ضلع شاہ آباد:۔

زید نے ایک لڑکی مسمی جندہ پرورش کی، اور بعد بلوغ

اسکا نکاح اپنے ایک ملازم مسمّے بکر سے کیا۔ بکر نے کچھ روز بعد ہندہ کو اپنے گھر لیجانیکا قصد کیا۔ ہندہ نے بخوف زید اپنے شوہر بکر کیساتھ جانے سے انکار کیا تو بکر ہندہ اور زید کو بلا خبر کئے چلا گیا۔ پھر زید مرگیا اور زید کے گھر والوں نے ہندہ کو نکال دیا۔ اب ہندہ بہت مجبور و پریشان تکلیف میں ہے۔ دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اور بکر اسکا شوہر سات آٹھ برس سے لاپتہ ہے۔ نہ معلوم زندہ ہے یا مرگیا۔ کیا ہندہ اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب۔ حنفی مذہب میں ہندہ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی۔ تاوقتیکہ اس کے شوہر کو مفقود الخبر ہوئے ستر (۷۰) سال نہ گذرجائیں۔ جب ستر برس گذرجائینگے تو اسپر احکام موت شرعاً جاری ہوں گے اور اسکی عورت عدت وفات پوری کرنے کے بعد دوسرے کی نکاح کرسکیگی۔ ستر سال سے پہلے اگر نکاح کرے گی نکاح نہ ہوگا۔ حرام و زنا ہوگا۔ اسے چاہیئے کہ اپنے ارادہ سے باز رہے اور محنت مزدوری کرکے اپنے دن بسر کرے۔

مسئلہ غلام علی از علیپور سیداں

زید اپنے جمع کردہ روپیہ کا نفع ڈاکخانہ سے لیکر محتاجوں کو دیدیتا ہے اپنے خرچ میں نہیں لاتا۔ لوگ اسے بھی ناجائز و سود بتلاتے ہیں۔ کیا یہ نفع سود ہے؟

جواب۔ اگر یہ نفع بہ نیت سود لیا جائیگا تو حرام ہوگا۔ ورنہ جائز۔ واللہ تعالے اعلم۔ کتبہ فقیر حشمت علی سُنی حنفی بریلوی۔

سوال۔ ایک شخص مذہب قادیانی والے نے نکاح زوجین حنفیوں کا پڑھا۔ آیا وہ نکاح پڑھا ہوا مذہب اہل سنت وجماعت میں جائز ہے یا کہ قابل فسخ؟ (سائل یکے از خریداران الفقیہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا)

جواب۔ جب ایجاب قبول طرفین سے ہوگیا تو نکاح ہوگیا۔ مگر قادیانی سے نکاح نہیں پڑھوانا چاہیئے۔

الفقیہ پر ایک نظر

الفقیہ جلد ۲۰ نمبر ۲۰۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۳ھ جو معائنہ کیا تو مضامین ذیل کے متعلق جو راقم الحروف کے علم میں آیا وہ درج کیا گیا۔

(صفحہ ۲) نئے فتنہ کا جو انسداد کیا گیا تو خوب کیا جزاک اللہ تعالے۔ تقویۃ الایمان کے رد میں جو کتابیں بتائی گئی ہیں ان میں سبحٰن السبوح بھی شمار میں لائی گئی ہے۔ واضح ہو کہ یہ کتاب امکان کذب باری کے رد میں ہے نہ کہ تقویۃ الایمان کے رد میں۔

(صفحہ ۳) کیا مولوی اسمٰعیل دہلوی شہید ہیں؟

جواب۔ اسمٰعیل قتیل کہنا چاہیئے۔ نہ کہ شہید۔ کیونکہ اس صفت کا آدمی شرعاً واجب القتل ہے پھر اس کو شہید کیسے کہہ سکتے ہیں۔

حکایت۔ جب اسمٰعیل مذکور کی خبر قتل دہلی میں آئی تو شاہ نصیر نے جو مشہور شاعر تھے۔ ایک غزل تصنیف کی جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

کلام اللہ کی صورت ہوا دل انکا سیپارہ
نہ یاد آئی حدیث انکو نہ کوئی نص قرآنی
ہرن کی طرح میدان وغا میں چوکڑی بھولے
وہ اسمٰعیل سے گرچہ تھے بنے شیر نیستانی

(صفحہ ۸) مرزائی کو جو امیر کابل نے سزائے سنگساری دی۔ اسپر ترکی مسلمانوں نے جو جلسہ کیا بہت اچھا کیا شکر ہے کہ کابل میں مذہب کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ خدا تعالے امیر کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک بدمذہب کو سزا دی۔ مرزائی ضرور اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ شرع شریف کا حکم ہے کہ مرتد کو تین دن مہلت دی جائے۔ اس عرصہ میں جو شکوک ہوں انکو سمجھا کر اگر اپنی بدی سے باز آئے تو خیر ورنہ اس کو قتل کردیا جائے۔ ہدایہ میں ہے۔ اذا ارتد المسلم عن الاسلام والعیاذ باللہ عرض علیہ الاسلام فان کانت لہ شبہۃ کشف عنہ ویحبس ثلٰثۃ ایام فان اسلم والا قتل۔ یعنی جب اگر کوئی مسلمان اسلام سے پھر جائے تو اسلام لانے کو کہا جائے اور جو کچھ اس کو شک و شبہ گذرا ہو۔ اسکو دور کردیا جائے اور اس وجہ سے اسکو تین دن حوالات میں رکھا جائے پس اگر مسلمان ہوجائے تو خیر ورنہ قتل کردیا جائے۔ فقط۔

(صفحہ ۹) سوال نمبر ۹۔ ہندوستان اسوقت دار الحرب ہے یا دار السلام؟ جواب۔ دار الحرب ہرگز نہیں۔ واللہ تعالے اعلم۔ راقم الحروف از اول تا آخر

سلطان احمد خان بریلوی (متعلم)

وہابیوں کا چراغاں

غازی مصطفےٰ کمال پاشا ایدہ اللہ نے جب یونانیوں سے سمرنا بزور شمشیر واپس لیا تھا۔ ہندوستان کے ہر گوشہ میں شہروں اور دیہات میں خوشی منائی گئی تھی اور چراغاں کیا گیا تھا۔ بعض وہابیوں نے بھی اس خوشی میں شرکت کی۔ مگر وہابی علماء نے اس پر اظہار ناراضگی کیا اور اسے سخت ترین بدعت اور اسراف بتایا۔ ہم اس کے جواز و عدم جواز پر بحث نہیں کرتے اور نہ ہی اس وقت اس کی ضرورت ہے۔

نجدی شیاطین نے کہ معظمہ پر تسلط حاصل کیا۔ طائف کے غیر سرکاری باشندوں کو بے دریغ تہ تیغ کیا۔ تمام شہر کو لوٹ لیا۔ صحابہ کرام کی قبروں کو منہدم کیا۔ مکہ میں کوئی مقابلہ کرنیوالا نہ تھا۔ وہ وہاں آ گھسے۔ اور ان کی بعض حرکتوں پر ہندوستان کے لیڈروں نے ان کی ایک مدت کی خاموشی، اخباروں اور اشتہاروں کو بعض اس لئے نظر انداز کرکے کہ شریف حسین کی مخالفت پر تھے ان شیاطین کی کامیابی پر خوشی منائی۔ اور ۱۳ء اکتوبر کو جلوس نکالے۔ رات کو چراغاں کی۔ تحریکی لیڈروں کے حکم کو خدائی حکم سمجھنے والے المعتقدین کی تو کیا شکایت ہے۔ مگر عجب یہ ہے کہ وہابیوں نے چراغاں میں زیادہ حصہ لیا۔ اور مکانوں کو بقعۂ نور (مگر درحقیقت بقعۂ ظلمت) بنایا۔

سوال یہ ہے کہ قبروں کو منہدم کرنے اور طائف کے امن پسندوں کو قتل اور ان کے اہل و اسباب کے لوٹنے کا حکم تو شاید بخیال ایڈیٹر اہل حدیث فرض و واجب ہو اور اس کی تائید کسی صحیح حدیث سے ہوتی ہو مگر یہ چراغاں جو سمرنا کی فتح کی خوشی میں ہوا تھا کیوں بدعت اور اسراف تھا۔ اور اب نجدی بے دینوں کی کامیابی پر کس طرح فرض و واجب یا سنت مستحب ہوگیا؟ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث اس پر کوئی برہان کتاب و سنت سے پیش کرکے وہابیوں پر سے اس اعتراض کو اٹھا دینگے شاید ان کے نزدیک نصاریٰ پر مسلمانوں کی فتح سے خوشی کرنا ناجائز ہو

بدی بے دینوں کی کامیابی ایک مسلمان پر خوشی اور
سلمان کو فرض کرتی ہو۔ بجائیکہ شریف صرف چار حال
رکوں کا جامی ہو اور نجدی شیاطین پر ی ایک نجدی

دیکھیں اہل حدیث " میں اس کا کیا جواب نکلتا ہے۔
لقد

ضلع مرادآباد میں بیداری کی ایک لہر

انجمن اہل سنت وجماعت مرادآباد نے جو جماعت
فدائے مصطفےٰ کے وفد کو دعوت دی ہے۔ ضلع مرادآباد
میں بیداری کے آثار نمایاں ہو گئے۔ انجمن کی طرف سے
ش بیان اور پر اثر تقریر کرنیوالے واعظ روزانہ تقریریں
رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان کی ضروریات معاش
معاد اور تجارت وحرفت کی طرف توجہ دلا رہے
ہیں مسلمانوں کا علمی مذاق درست کرنے کے لئے موثر
و کار آمد عملی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں مسلمانوں کو
برائیے مرتے سے بچایا جاتا ہے۔ جس میں ہندو مسلم
تصادم کا احتمال خطرہ بھی ہو۔ نمازی بکثرت ہو گئے ہیں
مسجدیں بھری نظر آتی ہیں۔ رام لیلا کے موقعہ پر مسلمان
الگ علیحدہ رہے۔ اور شاذ و نادر ہی کوئی مسلمان
میلے میں گیا ہو گیا ہو۔ اب آریوں کے جلسے ہونے
والے ہیں۔ ان میں بھی مسلمانوں کو جانے سے روکا
گیا ہے۔ شہر میں شبینہ مدرسے کھولے جا رہے ہیں
جن میں بالحاظ سن و سال ہر عمر کے خواندہ وناخواندہ
مسلمانوں کو مسائل دین کی تعلیم دیجاتی ہے۔ مسلمانوں کی
منازعتیں اور باہمی مناقشے صلح وصفائی کے ساتھ دور
کئے جا رہے ہیں۔ اور انجمن کی کوششوں سے ایسے
لوگ جن میں مقدمہ بازی طول پکڑ چکی تھی خدا کے فضل
سے باہم متحد ہو چکے ہیں۔ دیہات میں انجمن کے انسپکٹر
دورہ کر کے سرعت کے ساتھ مدرسے جاری کر رہے ہیں
غرض ضلع مرادآباد میں خدا کے فضل سے بیداری اور
کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض
حاسد لوگ ایسے ضروری کام میں بھی روڑے اٹکا کر
انجمن کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور لوگوں کو
غلطی میں ڈالنے کے لئے کسی کوشش سے باز نہیں
آتے۔ مگر خدا کے فضل سے انجمن کی مساعی کامیاب
ہوتی چلی آتی ہیں۔ اور تمام مسلمان اسی کی صدا پر لبیک
لبیک کہتے چلے آتے ہیں۔ اور حاسدوں کی کوششیں
ناکام ہیں۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق دے کہ
وہ اس نیک کام میں رخنہ اندازی سے باز آئیں۔
آمین

(مرسلہ، محمد علی نعیمی نائب ناظم مدرسہ انجمن اہلسنت و
جماعت۔ مرادآباد)

آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

انجمن خدام الصوفیہ کی مساعی جمیلہ

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو حسب ذیل تین عیسائیوں نے حضرت
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال مولانا مولوی حافظ سید
محمد حسین شاہ صاحب علیپوری مدظلہ العالی کے دست
مبارک پر سابقہ مذہب سے توبہ کر کے سچے دل سے
اسلام قبول کیا۔

نام سابقہ	عمر	اسلامی نام
مسماۃ عالم بی بی	۲۲ سال	مسماۃ زینب
اللہ دتہ ابن ولی داد	۱۶ سال	نور محمد
اللہ رکھا ابن کالو	۷ سال	محمد الدین

(۲) پیر حیات محمد صاحب سیالکوٹی ایک برگزیدہ وجود
ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب محدث
علی پوری مدظلہ العالی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ ہمیشہ
تبلیغ اسلام کے کام میں حصہ لیتے رہتے ہیں چنانچہ
حال ہی میں منشی امام الدین صاحب نعت خوان
اطلاع دیتے ہیں کہ موضع سادھو چک ضلع لائلپور
میں آپ کے ہاتھ پر دو اشخاص نے سابقہ مذہب
سے توبہ کر کے ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو اسلام قبول کیا۔ اللہ
تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

سابقہ نام	موجودہ اسلامی نام
مسکری	محمد الدین
مسماۃ رحمی	مسماۃ رحمت بی بی

(۳) حسب ذیل اشخاص نے برضا و رغبت خود دفتر
انجمن خدام الصوفیہ میں آ کر اسلام قبول کیا۔ اللہ
تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

نام سابق	قوم	اسلامی نام
مقصودن داس	ہندو برہمن	مقصود علی
رام دیال	ہندو	عبدالکریم
رگھناتھ	"	محمد رشید

حسب ذیل نام تبدیل کئے گئے :-

محمد علا قدا یخ	ظہور احمد
پہلی	غلام رسول
مسماۃ چننگو	مسماۃ زینب

(۴) ٹونڈلہ میں عظیم الشان جلسہ

آریہ سماج نے ہندوستان کے ہر گوشہ میں اپنا
زہریلا اثر پھیلا رکھا ہے۔ چنانچہ ٹونڈلہ میں بھی
آریوں نے لیکچر دینے شروع کر رکھے ہیں مسلمان
شیخ مولا بخش صاحب منیجر اسلامیہ سکول و جناب
سلیمان بخش وغیرہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کی
ہدایت و اصلاح کی غرض سے مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء
کو ایک عظیم الشان جلسہ قائم کیا جس میں اہل
ٹونڈلہ کی درخواست پر دفتر انجمن خدام الصوفیہ کی
جانب سے مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب انسپکٹر مدارس
و منشی نصیب خاں صاحب رکن معتمد انجمن ہذا کو روانہ
کیا گیا جلسہ ہذا قریب ۸ بجے شب کو شروع ہوا۔ اول
منشی نصیب خاں صاحب نے قرآن پاک تلاوت فرما کر
نعت خوانی فرمائی جس سے حاضرین جلسہ نہایت محظوظ
ہوئے۔ بعد ازاں مولوی رحمت اللہ خاں نے صداقت اسلام
پر وعظ فرمایا اور کل مذاہب باطلہ کا مقابلہ کر کے اسلام
کی سچائی اور خوبیاں ثابت کیں اور حضور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن و فضائل اخلاق
اس خوبی سے بیان فرمائے کہ عاشقان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم زار زار رو رہے تھے۔ قریب ۳ گھنٹہ وعظ
ہوتا رہا۔ مگر مولانا صاحب کے وعظ پر اثر سے لوگ اسقدر
محظوظ ہوئے کہ اگر تمام شب بیان ہوتا رہتا تب بھی سیری
نہ ہوتی۔ مولانا نے تمام مسلمانوں سے نماز کی پابندی پر
ہاتھ اٹھوائے اور آئندہ کیلئے عہد لیا اور دعا مانگی الحمدللہ
کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(راقم منشی محمد حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ آگرہ رکابگنج)

شاندار اسلامی کتب

القصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ } شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ خوشنما کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۸؍

فیصلہ علمِ غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت فیصلہ کن اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے جو قابل ملاحظہ ہے ۴؍

ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت اور تکبیر اور رمضان کی بزرگی میں نہایت عمدہ دلائل دیے گئے ہیں۔ ۴؍

الکتاب المجید فی وجوب التقلید } اس میں تمام دنیا کے وہابیوں کے اعتراضات کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ کتاب قابل دید اور عمدہ ہے قیمت ۸؍

روضۃ الانبیاء یعنی قصص الانبیاء } اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ صلعم اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جھگڑوں کا تذکرہ تفصیل وار مع حالات امام احمد حنبل تک درج ہیں قابل دید۔ قیمت ۱۲؍

تذکرۃ الاولیاء اردو } اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں جس کی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت ۱۲؍

اردو لغاتِ فیروزی } اس میں تمام اردو کے الفاظ کے معانی انگریزی ڈکشنریوں کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے حجم ۵۰۰ صفحات قیمت ۱۲؍

عربی لغات فیروزی مکمل (جلد اول) } جس میں عربی الفاظ کے معنے اردو زبان میں درج اور اردو الفاظ کے عربی زبان میں لکھے ہوئے اور الفاظ عربی کی ترتیب بالکل انگریزی ڈکشنریوں کے موافق رکھی ہے۔ تاکہ ... ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ قیمت للعمر

لغات القرآن } اس میں قرآن ... کی نہایت عمیق کے ساتھ بترتیب حروف تہجی بیان کی گئی ہیں شروع میں صرف و نحو عربی کی مختصر مگر جامع اصول و قواعد بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اردو خوان بغیر مدد استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۱۲؍

گلدستہ مناقب غوثیہ معہ شجرہ شریف } یہ رسالہ پنجابی زبان میں نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

مسائل الزکوٰۃ } مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت ۲؍

اسماء الحسنیٰ } اس میں باری تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل بسم اللہ شریف اور دیگر اوراد اور وظائف کو معہ تعویذات کے درج ہیں۔ نہایت قیمتی کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

تحقیق گوشت خوری معہ مسئلہ قربانی گائے } اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا جواب قرآن و حدیث اور عقل سے نہایت مفید و محققانہ تحریر کیا گیا ہے۔ ناظرین ضرور پڑھیں ۴؍

ترغیب الحج والزیارت لحصول الاجر والافادۃ } مع تاریخ مدینہ منورہ ... نام سے ظاہر ہے ۵؍

نظام خیر الانام لحفظ الخلافۃ والاسلام } اس میں ان تمام قوانین اسلام کا ذکر و ترتیب پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جن پر عمل کر کے اہل اسلام اپنے مذہب ملت اور خلافۃ کو اغیار کی دستبرد سے بچا سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دینی ترقی کر سکتے ہیں قابل دید کتاب ہے۔ ۸؍

رسالہ بیعت } اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مروجہ ایک مستحسن طریقہ ہے۔ مخالفین کو دندان شکن جواب دیے گئے ہیں ۳؍

فیضِ ربانی در شرح دعاء سریانی } پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح کی گئی ہے۔ ۳؍

سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی } مترجمہ مولانا مولوی محمد فضل خان صاحب چنگا بنگیال راولپنڈی ۳؍

مجموعہ احادیث و القرآن فی الحقوق النسوان } عورتوں کے حق میں حدیث اور ... اس کے ساتھ گذران کرنے کے بیان ...

فتاویٰ } مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے چند اشخاص کے سوالوں کا جواب تحریر فرمایا ہے ۳؍

تیر عروض } اس رسالہ میں شاعری کے قوانین مفصل طور پر درج ہیں۔ شائقین کے لئے مفید ۳؍

کرشمہ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں اسکا نام لیکر فحش سے گالیاں دی ہوئی ہیں اسکا جواب مسمیٰ کرشمہ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محبوب صاحب نقشبندی احمد آبادی نے لکھا ہے ۸؍

القول السدید فی اثبات التقلید ۔ بحث تقلید میں بے نظیر ہے ۳؍

تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ۔ **مینجر اخبار الفقیہ امرتسر** (پنجاب)